# عراق پر امریکی حملہ اور مسلم ممالک کا کردار

1990ء میں کویت پر عراق کے قبضے کے خلاف تمام مسلم ممالک اور عالمی دنیا نے شدید ردعمل کا اظہار کیا۔ امریکہ نے اتحادی ملکوں اور عرب ممالک کے تعاون سے عراق کے خلاف فوری فوجی کارروائی کر کے کویت کو عراق قبضے سے آزاد کروایا۔ کویت کا علاقہ خالی کردینے کے باوجود امریکہ کے احکام متحدہ کی آڑ میں غیر مسلح کرنے کے کام کا آغاز کیا۔ اس مقصد کے حصول کے لیے عراق کے خلاف شدید اقتصادی فضائی اور معاشی پابندیاں عائد کر دی گئیں اور امریکہ کی سرکردگی میں عالمی معائنہ کاروں کا وفد عراق میں ہتھیاروں کی تلاش میں آ گیا۔ گزشتہ 8 سالوں میں عراق نے خلاف امریکہ کی یہ ظالمانہ اقتصادی پابندی برقرار ہیں اور سلامتی کونسل نے 25 جون 1998ء کو اقوام متحدہ کے معائنہ کار کمیشن کے سربراہ رچرڈ بٹلر کی رپورٹ کے عراق کے خلاف تادیبی پابندیوں میں مزید 60 دن (دوماہ) کی توسیع کر دی۔

رچرڈ بٹلر نے اپنی رپورٹ میں کہا تھا کہ عراق کے پاس وی ایکس گیس موجود ہے۔

خفیس احمد شیابی اسکے حوالے سے لکھتے ہیں:

"عراق نے 1991ء کی امریکی اتحاد اور عراق جنگ کے موقع پر اعصاب شکن گیس وی ایکس کے ہتھیار تیار کر کے انہیں میزائلوں پر نصب کرنے کی کوشش کی تھی یہ ایک اور امریکی شوشہ ہے"۔

(مسلم دنیا 1991ء از خفیس احمد شیابی، ص ۹۳)

ڈاکٹر خورشید احمد عراق کی صورت کے بارے میں لکھتے ہیں:

"عراق کو اس بات کا علم نہیں کہ وی ایکس گیس ان کے ان ٹکڑوں پر کیسے پہنچ گئی۔ انہوں نے کہا کہ اقوام متحدہ کے معائنہ کاروں کو گزشتہ سالوں میں اس بات کا علم نہ ہو سکا، اب اور ایسے موقع پر جبکہ عراق کے خلاف پابندیاں ہٹانے کا مسئلہ زیر غور ہے، امریکہ کے معائنہ کار وی ایکس گیس کا نیا شوشہ چھوڑ رہے ہیں"۔

(ترجمان القرآن "عراق میں امریکی سازشیں" ص ۱۰)

25 جون 1998ء کو سلامتی کونسل کی جانب سے عراق پر پابندیوں کی مزید دو ماہ تک توسیع کرنے سے پہلے ہی امریکی صدر بل کلنٹن نے کہا کہ عراق کے کیمیائی ہتھیاروں کے پروگرام کے بارے میں نئی شہادتیں ان کے اس مؤقف کی تائید کرتی ہیں کہ عراق کے خلاف پابندیاں مزید سخت کر دی جائیں۔ بی بی سی کے مطابق عراق کے لیے

ہتھیاروں کے معائنہ کار صحراؤں میں عراق کے سکڈ میزائل اور وار ہیڈ کی تلاش میں کھدایاں کرتے رہے ہیں اور ان معائنہ کاروں کے مطابق ایک جگہ دفن کیے گئے وار ہیڈ کے تجزیے سے یہ شہادت ملی ہے کہ ان میں سے بعض وار ہیڈز پر مہلک اعصابی گیس وی ایکس کے اثرات موجود ہیں، جس کے باعث عراقی ہتھیاروں کے پروگرام کا نئے سرے سے جائزہ لینا ضروری ہے (اور اس وقت تک عراق پر پابندیاں لازماً عائد رہیں گی جب تک اس پر مکمل طور پر غیر مسلح نہیں کر دیا) اقوام متحدہ میں عراق کے سفیر نے اس بات کی تردید کی کہ عراق نے کبھی مہلک ہتھیار تیار کیے تھے، انہوں نے کہا کہ عراق نے 1990ء میں ہتھیار تیار کرنے کی کوشش کی تھی مگر یہ کوشش ناکام رہی۔

عراق نے سلامتی کونسل کے ممکنہ اقتصادی پابندیوں کو برقرار رکھنے کے فیصلے کے پیش نظر خبردار کیا کہ اگر عراق پر اقتصادی پابندیاں ختم نہ کی گئی تو وہ نئی حکمت عملی کے ساتھ ان سے نمٹے گا۔ امریکی حکومت کا دعویٰ ہے کہ عراق کے پاس اب بھی حیاتیاتی، کیمیاوی، جوہری ہتھیار اور میزائل موجود ہیں، جس کے باعث ساری دنیا کے امن کو خطرات لاحق ہے۔ عراق سلامتی کونسل کی قراردادوں پر مکمل عمل نہیں کر رہا، اس نے خفیہ دستاویزات اور ہتھیار بنانے والی مشینیں چھپادی ہیں، معائنہ کار انسپکٹروں کو طرح طرح سے تنگ کر کے اپنا کام کرنے نہیں دیا جاتا، امریکی حکومت کا یہ بھی دعویٰ ہے کہ عراق کے پاس جراثیمی ہتھیار موجود ہیں، ان میں انھر کس (8500 لیٹر)، بوٹلس (19000 لیٹر) اور افلاٹوکسن (2500 لیٹر) جیسے خطرناک جراثیمی مادے شامل ہیں۔ نظریاتی طور پر یہ مادے پوری دنیا کو ختم کر سکتے ہیں۔ امریکہ کا کہنا ہے کہ عراق نے انہیں بموں، میزائلوں سے بھر رکھا ہے جبکہ عراق نے اس امریکی دعویٰ کو مسترد کر دیا ہے اور اس کا کہنا ہے کہ ہمارے پاس کسی قسم کا جراثیمی اور حیاتیاتی ہتھیار موجود نہیں۔

امریکہ کا کہنا ہے کہ جنگ سے پہلے عراق کے پاس کیمیاوی ہتھیار مثلاً مٹرڈ گیس اور اعصابی گیس بھی موجود تھے اور اب بھی یہ ہتھیار عراق کے پاس موجود ہیں، اس کے پاس وی ایکس گیس بھی ہے، جو نہایت خطرناک ہے۔ عراقیوں نے سارن گیس سے بھی گولے، راکٹ اور بم بھر رکھے ہیں۔ 20 جون 1998ء کو سلامتی کونسل نے عراق کو 30 کروڑ ڈالر کے فاضل پرزے خریدنے کی اجازت دی تاکہ وہ تیل صاف کرنے کے اپنے کارخانوں کو چلا سکے، جو فاضل پرزے نہ ہونے کے باعث بیکار پڑے ہیں۔ اس سے پہلے سلامتی کونسل عراق کو چھ مہینے کے اندر دو ارب ڈالر کا تیل فروخت کر کے اپنی عوام کے لیے ضروری خوراک اور ادویات خریدنے کی منظوری دے چکی ہے، لیکن عراق نے سلامتی کونسل کی اس قراداد کو مسترد کر دیا اور کہا کہ اس میزبانی کا شکریہ۔ ہمیں اس کی اجازت کی ضرورت نہیں، اقوام متحدہ میں عراق کے نمائندے قیصر نذر ہمدان نے کہا کہ عراق اپنے مہلک ہتھیار تباہ کر چکا ہے اور اب اس کے پاس کیمیاوی یا جراثیمی کوئی ہتھیار نہیں۔ لہٰذا اقوام متحدہ پر عائد پابندیاں ختم کرے، ان پابندیوں کو جاری رکھنے کا فیصلہ اخلاق اور انصاف کے تمام تقاضوں کے منافی ہے، انہوں نے کہا کہ عراق پر پابندیاں ختم ہو جائیں گی تو عراق خود اپنی عوام کے لیے خوراک اور ادویات اور اپنے تیل کے کارخانوں کے لیے فاضل پرزے خرید سکے گا۔

اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل اور درحقیقت امریکہ عراق پر خلیج کی جنگ سے جاری و ساری پابندیاں برقرار رکھنے اور تمام تر انسانی حقوق کو پامال کرنے پر تلا ہوا ہے، اس سلسلے میں روس، چین اور فرانس کے مؤقف کو در خور اعتنا نہیں سمجھا جاتا۔ یاد رہے کہ 2 اگست 1990ء کو سلامتی کونسل نے اپنی قرارداد 660 میں عراق سے کویت خالی کرنے کو کہا تھا اور ایسا نہ کرنے پر 6 اگست کو دوسری قرارداد 661 کے ذریعے اس کی درآمدات اور برآمدات، جہاز رانی

اور لین دین پر پابندی عائد کر دی گئی۔ بعد میں 25 اگست 1990ء کو قرارداد نمبر 665 میں اقتصادی پابندیوں کی فوری تکمیل کا حکم دیا گیا۔ چنانچہ ان قراردادوں کی بناء پر عراق پر اقتصادی پابندیاں عائد کر دی گئیں، جو کویت پر عراق کے قبضے تک برقرار رہنی تھیں۔ اور ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ کویت پر عراق قبضے کے بعد اس پر عائد یہ پابندیاں اٹھالی جاتیں، مگر اس کے بعد قرارداد 687 عراق پر ٹھونک دی گئی، یہ عجیب وغریب قرارداد تھی جو تضادات کا مجموعہ تھی اور پابندیوں کو طول دینے کا منصوبہ 5 اپریل 1991ء کو سلامتی کونسل نے کویت اور عراق دونوں کی آزادی اور علاقائی سالمیت کی ممانعت دیتے ہوئے ان کی سرزمین پر غیر ملکی عناصر کے خاتمے کی یقین دہانی کرائی تھی، یعنی عراق کی سرحد کے اندر غیر ملکی عناصر داخل یا قابض ہو گئے تھے تو انہیں وہاں سے نکالنے کی ہدایات کی گئی تھیں اور یہ عمل جلد از جلد ہونا تھا اور عراق کو سلامتی کونسل کی منظور شدہ تمام قراردادوں پر عمل درآمد کی تاکید کی گئی تھی، چنانچہ اس ضمن میں عراق کو غیر مشروط طور پر اپنے کیمیاوی، حیاتیاتی اسلحہ، 100 میل تک مار کرنے والے بلسٹک میزائل، ان کی تیاری اور اس سے متعلق منصوبوں اور تحقیق سب کے بارے میں درست اور مکمل معلومات بہم پہنچائی تھیں۔

اس مقصد کے لیے قرارداد کی شق 9 (رب)(i) ان کی رو سے ایک خصوصی کمیشن تشکیل دیا جانا تھا۔ جو اسلحوں کی تنصیبات اور ان کے کارخانوں کا معائنہ کرے گا، کمیشن کے اختیارات بہت وسیع تھے اور وہ از خود بھی قابل اعتراض تنصیبات کا سراغ لگانے کا مجاز تھا۔ اس سلسلے میں کمیشن جسے UNSCOM کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ بین الاقوامی جوہری توانائی کی تنظیم IAEA کے ڈائریکٹر جنرل ضروری امداد فراہم کر سکتا تھا۔ اس قرارداد میں عراق کو ممنوعہ اسلحہ کی تیاری اور حصول سے باز رکھنے کی کوشش کی گئی تھی کہ وہ UCSCOM کے تعاون سے عراق کی تنصیبات کی نگرانی اور اس میں موصولہ اصلاحات کی تصدیق کے بعد سلامتی کونسل کے سامنے اس کے تعاون کے بارے میں رپورٹ پیش کرے۔

جب تک عراق اس قرارداد کی شقوں پر عمل درآمد نہ کرے، اس پر پابندی برقرار رہے گی۔ عراق پر موجودہ پابندیاں اور اس کے خلاف موجودہ اقدامات اس شق کے تحت کیے جا رہے ہیں، جو اس پر بعد میں تھوپی گئی، لیکن جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکے ہے کہ اسی قرارداد کی شق 14 کے مطابق ان تمام پابندیوں کا مقصد، مشرق وسطیٰ میں تمام تباہی پھیلانے والے اسلحے سے پاک خطے کے قیام، میزائل کے خاتمے اور کیمیاوی ہتھیاروں پر عالمی بندش کے لیے راہ ہموار کرنا تھا۔

24 اکتوبر 1997ء کو شروع ہوا، جب عراق نے امریکی معائنہ کاروں کو ملک سے جانے کا حکم دیا، بعد میں اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل اور دوست ملکوں کی کوششوں سے اس تنازع کا عارضی خاتمہ 23 نومبر 1997ء کو اس وقت ہوا جب عراق کی اجازت سے امریکی معائنہ کار دوبارہ بغداد آئے اور انہوں نے اپنا کام شروع کیا۔ عراق کے صدارتی محلات کی تلاشی اور امریکی معائنہ کاروں کے رویے کی بدولت جنوری 1998ء میں عراق ایک بار پھر مجبور ہو گیا کہ اپنی قومی غیرت کے پیش نظر امریکی معائنہ کاروں کو اپنے ملک سے نکال باہر کرے۔ اس دوران بھی جبکہ عراق سلامتی کونسل کے معائنہ کاروں سے مکمل تعاون کر رہا تھا اور سلامتی کونسل کی قراردادوں کی پابندی کر رہا تھا، امریکہ کی یہ کوشش رہی کہ عراق پر پابندیوں کو مزید سخت کرنے کے لیے سلامتی کونسل میں قراردادیں پیش کیں لیکن روس، فرانس اور چین کی مخالفت کے باعث یہ بیل منڈھے نہ چڑھی۔

صدر صدام حسین نے سلامتی کونسل کو خط میں لکھا کہ عراق سلامتی کونسل کی قراردادوں پر عمل کرنے کے لیے تیار ہے، بشرطیکہ ان کا دائرۂ کار ہماری سلامتی کے فریم ورک سے متصادم نہ ہو اور عراق کے خلاف بے بنیاد، ناروا